REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

یوم شنبہ

روزنامہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۷ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ

الفضل ربوہ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۱۲ ہجرت ۱۳۴۱ھش ۔ ۱۲ مئی ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۰۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۱ مئی بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح نو بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت بفضلہ اچھی ہے۔ کل حضور حسب معمول سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے تھے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے مسلمانوں کو ہر لحاظ سے کامل اور مکمل دین عطا کیا ہے

جس پہلو سے بھی دیکھو یہ مسلمانوں کیلئے بہت بڑے فخر اور ناز کا موقعہ ہے

"یہ خدا کا فضل ہے جو اسلام کے ذریعہ مسلمانوں کو ملا اور اس فضل کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔ جس پہلو سے دیکھو مسلمانوں کو بہت بڑے فخر اور ناز کا موقعہ ہے۔ مسلمانوں کا خدا پتھر۔ درخت۔ حیوان۔ ستارہ یا کوئی مُردہ انسان نہیں ہے بلکہ وہ قادرِ مطلق خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے پیدا کیا اور حیّ و قیوم ہے۔

مسلمانوں کا رسول وہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کی نبوت اور رسالت کا زمن قیامت تک دراز ہے آپ کی رسالت مُردہ رسالت نہیں ہے بلکہ اس کے ثمرات اور برکات تازہ بتازہ ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں جو اس کی صداقت اور ثبوت کی ہر زمانہ میں دلیل ٹھہرتے ہیں۔

چنانچہ اس وقت بھی خدا نے ان ثبوتوں اور برکات اور فیوض کو جاری کیا ہے اور مسیح موعود کو بھیجکر نبوت محمدیہ کا ثبوت آج بھی دیا ہے اور پھر اس کی دعوت ایسی عام ہے کہ کل دنیا کیلئے ہے۔ قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ اور پھر فرمایا وما ارسلناک الا رحمۃً للعالمین۔

کتاب دی تو ایسی کامل اور ایسی محکم اور یقینی کہ لاریب فیہ اور فیھا کتب قیمۃ اور آیات محکمات۔ قولٌ فصلٌ۔ میزان۔ مھیمن۔

غرض ہر طرح سے کامل اور مکمل دین مسلمانوں کا ہے جس کے لئے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً کی مُہر لگ چکی ہے۔ پھر کس قدر افسوس ہے مسلمانوں پر کہ وہ ایسا کامل دین جو رضائے الٰہی کا موجب اور باعث ہے رکھ کر بھی بے نصیب ہیں اور اس دین کے برکات اور ثمرات سے حصّہ نہیں لیتے بلکہ خدا تعالےٰ نے جو ایک سلسلہ ان برکات کو زندہ کرنے کے لئے قائم کیا تو اکثر انکار کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور لست مرسلاً اور لست مومناً کی آوازیں بلند کرنے لگے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۶ و ۱۸۷)

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

ربوہ ۱۱ مئی۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی طبیعت تا حال ناساز ہے اور پہلے جیسی ہی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

زمیندار احباب مشورہ دیں

بعض احباب کو یہ شکوہ ہے کہ نظارت زراعت کما حقہ زمینداروں کی راہ نمائی کرتی۔ زمیندار احباب مشورہ دیں کہ وہ نظارت سے کس قسم کی راہ نمائی اور مدد کی توقع رکھتے ہیں تا کہ ان امور کو مدنظر رکھ کر آئندہ کے لئے کوئی معین پروگرام بنایا جائے۔

ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ

جامعہ نصرت کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات

جامعہ نصرت برائے خواتین کا جلسہ تقسیم انعامات بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ بوقت ۵ بجے شام منعقد ہوگا۔ حضرت ام متین صاحبہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت بنفس نفیس صدارت فرمائیں گی۔

طالبات جنہوں نے ایف۔ اے کی سندات و انعامات حاصل کرنے ہیں اسی روز نو بجے صبح کالج آفس میں حاضر ہوں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۶۲ء

خدمتِ دین کے میدان میں مقابلہ کیجئے

ایک قادیان کے احمدی دوست نے پاکستان کے ایک دینی "ہفت روزہ" کے مدیر کو ایک خط میں لکھا کہ:۔

"مومن کو تو شہد کی مکھی بننا چاہیئے جو خوشبودار پھول پر بیٹھتی ہے اور شفاء للناس سے بھرپور خزانہ جمع کرتی ہے نہ کہ دوسری مکھی۔

اسوقت اسلام کی خدمت کے لئے ایک وسیع میدان پڑا ہے کیا یہ ممکن نہیں کہ آپ لوگ مثبت پہلو سے اسلام کی خدمت بجالا کر احمدیت کا مقابلہ کریں اور مزعومہ معائب کی بجائے محاسن پر نگاہ رکھنے کی عادت ڈالیں یہ چیز نفع عاجلہ سے کہیں زیادہ سودمند ہے وما علینا الا البلاغ" (مکتوب مندرجہ ہفت روزہ مذکور)

اس نصیحت کا اثر اس دینی ہفت روزہ کے مدیر پر یہ ہوا ہے کہ اس نے اپنے ہفت روزہ کے آٹھ صفحوں میں سے پورے ڈھائی صفحے احمدیت کے خلاف سخن طرازی میں صرف کر دیئے ہیں اور ایسے ایسے عجیب فلسفیانہ اور متفیانہ دلائل پیش کئے ہیں کہ انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے تاہم اس جوش و خروش کی مخالفت میں مدیر محترم کی قلم سے ایک سچی بات بھی نکل گئی ہے آپ لکھتے لکھتے ہیں:۔

اس کام قادیانیت کے خلاف وہ ہے جو مولانا سید نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے شروع ہوا جسے مولانا سید انور شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے علمی اسلوب سے مسلح کیا جسے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ نے پروان چڑھایا اور جسے مولانا ظفر علی مرحوم مغفور نے جلا بخشی

ہمیں اس کا اعتراف ہے اور ہم بارہا اس کا اظہار کر چکے ہیں کہ قادیانیت کے خلاف ان مساعی نے وہ کامیابی حاصل نہ کی جو مطلوب تھی اور اس میں ہمارے نزدیک شبہ کی کوئی وجہ نہیں کہ "امتِ قادیانیہ" کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا"

اس کے بعد مولانا مدیر ہفت روزہ بعض دیگر تحریکوں کا ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ اس دور میں یہ تحریکیں بڑھی ہیں تو کیا ہوا اگر احمدیت بھی بڑھ گئی یعنی آپ کے زعم میں چونکہ بعض باطل تحریکیں بھی بڑھیں اس لئے یہ دلیل صحیح نہیں کہ احمدیت کی صداقت اس کے بڑھنے سے بھی ظاہر ہوتی ہے اس کے متعلق مدیر ہفت روزہ کو قرآن کریم کے مندرجہ ذیل مقامات کا غور سے مطالعہ کرنا چاہیئے

وان ما نرينك بعض الذى نعدهم او نتوفينك فانما عليك البلغ وعلينا الحساب اولم يروا انا ناتى الارض ننقصها من اطرافها والله يحكم لا معقب لحكمه وهو سريع الحساب وقد مكر الذين من قبلهم فلله المكر جميعا۔ يعلم ما تكسب كل نفس و سيعلم الكفر لمن عقبى الدار۔ ويقول الذين كفروا لست مرسلا قل كفى بالله شهيدا بينى وبينكم ومن عنده علم الكتب (سورہ رعد ع ۶/۱۳)

بل متعنا هؤلاء واباءهم حتى طال عليهم العمر افلا يرون انا ناتى الارض ننقصها من اطرافها افهم الغلبون۔ قل انما انذركم بالوحى ولا يسمع الصم الدعاء اذا ما ينذرون۔ (سورہ انبیاء ع ۴/۴۵)

کیا ان آیات کا کوئی مطلب نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو اسلام کی ترقی کو اس کی سچائی کا نشان بتایا ہے کیا آپ کے خیال میں یہ کوئی بات نہیں ہے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اعلائے کلمۃ الحق کا بیڑا اٹھایا اور باوجود کوشش بسیار کے صرف چند سعید لوگ آپ کے ساتھ ہوئے اور کئی برسوں تک کفر و شرک کے لشکر بڑھتے ہی چلے گئے پہلے جہاں چند قریش آپ کے خلاف تھے تو بعد میں سارا عرب آپ کے خلاف ہو گیا پھر قیصر و کسریٰ کی قوتیں آپ کے خلاف ہو گئیں اور یہ عالم رہا کہ ؎

خط بڑھے زلفیں بڑھیں کاکل بڑھے گیسو بڑھے
حسن کی سرکار میں جتنے بڑھے ہندو بڑھے

خود اسلام کا حال ہندوستان میں ہی دیکھ لیجئے آج بھی اس برصغیر میں پاکستان و بھارت میں مسلمانوں کی مجموعی تعداد غیر مسلموں سے بہت کم ہے لیکن مسلمانوں کا یہاں آہستہ آہستہ یقینی قدم کے ساتھ بڑھنا اسلام کی صداقت کا ثبوت ہے یا نہیں۔؟ پھر کسی تحریک کے بڑھنے کا مطلب صرف تعداد میں بڑھنا ہوتی نہیں آج بھی اگرچہ دنیا میں مسلمانوں کی تعداد غیر مسلموں سے بہت کم ہے اور دنیا کے اکثر حصہ پر یہودی عیسائی اور ہندو وغیرہ مشرک اقوام پھیلی ہوئی ہیں اس کے باوجود اسلام روز بروز ترقی پر ہے اس لحاظ سے بھی کہ یہی مشرک اقوام اسلام کے اصول نامعلوم طور پر زیادہ سے زیادہ اپنا رہی ہیں۔ چنانچہ آج ساری دنیا کے مذاہب عملاً "توحید" کے قائل ہوتے جا رہے ہیں اور بت پرست اقوام بھی بت پرستی کی ایسی تشریحات کر رہی ہیں جو توحید سے متاثر ہیں اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ:۔

هو الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون
(سورہ صف ع ۱)

اس طرح بھی پورا ہو رہا ہے۔ سورہ صف کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کامیابی کے متعلق فرمایا ہے:۔

فامنت طائفة من بنى اسراءيل وكفرت طائفة فايدنا الذين امنوا على عدوهم فاصبحوا ظاهرين۔ (سورہ صف آخری آیہ)

حالانکہ آپ کی تعلیمات کو آپ سے تین سو سال بعد کامیابی جیسی کہ چاہیئے تھی حاصل ہوئی اصل بات یہ ہے کہ "اسلامی تحریک" کی کامیابی اس لئے اس کی صداقت کی دلیل ہوتی ہے کہ وہ ان پیشگوئیوں کے مطابق ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادگان کے ذریعہ ان کی کامیابی کے لئے کی ہوتی ہیں خواہ یہ ترقی آہستہ آہستہ ہو یا فوری ہو۔ چنانچہ اسلام کی کامیابی کی پیشگوئیاں قرآن کریم اور احادیث نبوی میں موجود ہیں اور اس کے مطابق ہو رہا ہے جو ہو رہا ہے یہی بات احمدیت کے متعلق بھی ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احمدیت یا حقیقی اسلام کے متعلق جابجا پیشگوئیاں فرمائی ہیں صرف ایک حوالہ یہاں درج کیا جاتا ہے:۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئی بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائیگا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کریگا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت سے پیش آئیگی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع کر دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔" (الوصیت صفحہ ۱۲/۱۱)

آپ مانیں یا نہ مانیں ہمیں علی وجہ البصیرت یقین واثق ہے کہ جلد یا بدیر احمدیت کے ذریعہ اسلام تمام دنیا پر چھا جائیگا یہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے کیونکہ

كتب الله لاغلبن انا ورسلى

البتہ سوال یہ ہے کہ آپ لوگ اس بارے میں کیا کر رہے ہیں؟ ہمارے قادیان کے دوست نے آپ کی توجہ اسی طرف مبذول کرائی تھی اور کہا تھا کہ آپ اگر احمدیت کا مقابلہ اسلام کی خدمت بجا لا کر کریں۔ یعنی اشاعت و تبلیغ اسلام کے میدان میں نکلیں اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام کو ہر قوم ہر فرد کے کان تک پہنچائیں احمدیت پر ناجائز حملے کرنے سے آپ اسلام کی کوئی خدمت نہیں کر سکتے اگر آپ خدا کے کام کی بجائے احمدیت کے خلاف اشتعال انگیزی ہی میں اپنے اوقات ضائع کرنا چاہتے ہیں تو خوشی سے کیجئے خدا تعالیٰ کا کام جیسا کہ ہمارا ایمان ہے احمدیت کے لئے مقدر رہے تو آپ جتنا چاہیں صدوا عن سبیل اللہ کر لیں آپ ویسے ناکام ہوں گے جیسے آپ کے پیشرو ناکام ہو چکے ہیں۔

عطیہ جامعہ احمدیہ کے متعلق

ایک ضروری اعلان

بعض دوست اپنی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال کی معرفت عطیہ جامعہ احمدیہ کی رقوم بھجوا رہے ہیں اور سیکرٹری صاحبان یہ رقوم بھجواتے وقت یہ تفصیل نہیں لکھتے کہ مرسلہ رقم کن کن افراد کی طرف سے ہے اس طرح انتظامی لحاظ سے ہمیں یہ دقت پیش آتی ہے کہ ہم وعدہ کنندہ کے کھاتہ میں اس رقم کا اندراج نہیں کر سکتے اور باوجود رقم ادا کر دینے کے ان کے نام بقایا قائم رہتا ہے اس طرح ہم بقایاداران کی خدمت میں یاد دہانی بھی نہیں کرا سکتے اس لئے بذریعہ اعلان ہذا درخواست ہے کہ سیکرٹری صاحبان عطیہ جامعہ احمدیہ کی رقوم ارسال کرتے وقت یہ تفصیل بھی بیان کر دیا کریں کہ یہ رقوم کن افراد کی طرف سے بھجوائی جا رہی ہیں۔ جن سیکرٹری صاحبان نے ایسی بلا تفصیل رقوم بھجوائی ہیں اگر وہ ان کی تفصیل مجھے بھجوا دیں تو آئندہ کھاتہ جات کی تصحیح کر لی جائے گی۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

کچھ زراعت کے متعلق

۱۔ اس ماہ میں کپاس کی بجائی کے لئے زمین کی تیاری مکمل کر کے بجائی شروع کر دیں۔

۲۔ جہاں مکئی کاشت ہوتی ہو وہاں کھاد ڈالیں

۳۔ کماد کی گوڈی کریں اور پانی دیں۔

۴۔ حیدر آباد اور خیرپور کے علاقوں میں ۱۵ مئی سے آخیر جون تک دھان کی پنیری لگائی جا سکتی ہے

۵۔ چارہ کے لئے جوار ۲۶۳ کاشت کریں اور کماد کے لئے گوارہ کاشت کریں۔

(ناظر زراعت)

اخبار "الفضل" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بازو ہے

رقم فرمودہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ذیل میں ہم سلسلہ احمدیہ کے جلیل القدر بزرگ حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ایک مضمون کا ایک حصہ تبرکاً شائع کرتے ہیں جو آج سے ۲۶ برس قبل الفضل میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون میں حضرت میر صاحب مرحوم نے جماعت کے اہل علم اور اہل قلم اصحاب کو یہ تحریک فرمائی تھی کہ وہ الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں۔ اور اس طرح اس کے علمی اور دینی معیار کو بلند کرنے میں حصہ لیں اور جماعت کو موقعہ دیں کہ وہ ان کے علم و فضل سے مستفید ہو سکے۔

اس اہم تحریک کی ضرورت و افادیت آج بھی اسی طرح قائم ہے جس طرح پہلے تھی۔ ہمیں امید ہے کہ جماعت کے اہل قلم اور اہل علم اصحاب حضرت میر صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اس تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ "الحکم" اور "بدر" ہمارے دو بازو ہیں" مگر افسوس کہ "بدر" فوت ہو چکا ہے۔ اور "الحکم" بیمار اور بوڑھا ہو گیا ہے۔ لیکن جس طرح نبی فوت ہو جائے تو اس کا خلیفہ مقرر ہوتا ہے۔ اسی طرح "بدر" کا خلیفہ اور جانشین "الفضل" ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ بوڑھے اور بیمار الحکم کو تندرست اور جوان بنانے کی کوشش کریں۔ اور "الفضل" کو جو "بدر" کا جانشین ہے وہی پوزیشن دیں جو حضورؑ نے "بدر" کے لئے تجویز فرمائی تھی۔ یعنی اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بازو سمجھیں۔ لیکن بازو میں اگر طاقت نہ ہو۔ تو کیسی تکلیف دہ بات ہے۔ اس لئے ہمیں یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ الفضل حضور کا تندرست بازو ہو اور اس بازو کی تندرستی یہ ہے کہ ہم اسے اعلےٰ سے اعلےٰ مضامین سے طاقتور بنائیں اور وہ واقعہ میں ایسا ہو جائے کہ صحیح معنوں میں حضور کا بازو کہلا سکے اور ایسی اعلیٰ پوزیشن حاصل کرے کہ اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بازو کہتے ہوئے ہم شرم محسوس نہ کریں۔

پس ہم سب کو جو احمدی کہلاتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زور بازو کی کمائی ہیں اپنے محسن کی طاقت برقرار رکھنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم "الفضل" کو محض ایک اخبار اور کاغذات کا مجموعہ نہ سمجھیں۔ بلکہ ہم اپنے تصور میں اسے مسیح موعود حضور کا گوشت پوست والا بازو متصور کریں اور پھر خیال کریں کہ اگر قادیان سے آواز آئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بازو کی طاقت کم ہو رہی ہے اور ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اس میں تندرست انسانی خون داخل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہر احمدی اس کے لئے تیار ہے۔ پھر خود ہی تصور کرو کہ تو تمیز چین سے لنڈن اور لنڈن سے امریکہ تک کے احمدی بے انتہا شوق اور جوش سے دیوانہ وار آگے بڑھتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے نظر آئیں گے۔ کہ خدا کے لئے ہماری حبل الورید کھول کر ہمارے خون کا آخری قطرہ تک حضور کے بازو میں داخل کردو اور جلدی کرو۔ کہ کسی طرح وہ زندہ اور ہم مردہ۔ وہ موجود اور ہم معدوم ہو جائیں۔ اس تصور کے لئے ایک میدان فرض کرو۔ اور پھر لاکھوں احمدیوں کا ایک جم غفیر قائم کرو۔ اور پھر ان کے ایک دوسرے سے بڑھنے کا نظارہ آنکھوں کے سامنے لاؤ۔ پھر ان کے رونے اور چلانے کی آوازیں اپنے کانوں سے سنو۔ اور پھر دیکھو کہ ایک بیٹا اپنے باپ کو پیچھے ہٹا کر کہتا ہے۔ کہ ابا خدا کے لئے یہ سعادت مجھے حاصل کرنے دو۔ کہ میں اپنا خون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بازو کو دے کر اپنے اور اپنے تمام خاندان کے لئے باعث صد فخر اور اپنی اور اپنی سات پشتوں کے لئے موجب صد مغفرت بنوں۔ مگر باپ رو کر کہتا ہے کہ بیٹا تو میرا لخت جگر اور نور چشم ہے۔ مجھ بابر کا تو ہمایوں ہے۔ میں سب کچھ تجھ پر نثار کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مگر بیٹا اس سعادت میں ایثار کی گنجائش نہیں یہاں تو مجھے ہی تو آگے جانے دے اور دیکھ بیٹا تجھے پیچھے دھکیل کر تو آگے نہ بڑھ دیکھ میں بوڑھا ہوں مجھے کب ایسے سعادت اندوز موقعے مل سکتے ہیں۔ تو جوان ہے بہت ممکن ہے کہ اسلام کی کسی اور خدمت کا تجھے موقعہ میسر آ جائے۔ پھر تم دیکھو گے کہ وہ مخدرات جن کے سایہ پر بھی غیر محرموں کی نظر نہیں پڑی منہ کھولے سر کے بال بکھیرے حشر کے میدان سے بھی زیادہ گھبراہٹ سے دیوانہ وار دوڑتی ہوئی آگے بڑھ کر رو رو کر اور خدا کا واسطہ دے دے کر کہہ رہی ہیں کہ مردو کہ تم تو ہمیشہ خدمتیں اور قربانیاں کرتے ہی ہو۔ اس خدمت کا تو خدا کے لئے ہمیں ہی موقعہ دو۔ اور ہمارے خون سے ہمارے مسیح کا ل ہمارے مسیح مسیح کے بازو کی طاقت کو قائم ہوتے دو کیسا شاندار نظارہ اور سبحان اللہ عشق کا کتنا عالی شان مظاہرہ ہے۔ مگر کیا اس نظارہ اور اس مظاہرہ پر ہم مطمئن ہو سکتے ہیں۔ جبکہ گوشت اور پوست کے لئے تو ہم سب کچھ نثار کر دیں۔ مگر آپ کے منصب مسیحیت کا بازو ہاں آپ کی مہدویت اور نبوت کا بازو کمزور کیا خشک بھی ہونے لگے۔ تو ہم ٹس سے مس نہ ہوں۔ کیا ہم جسم کو پال کر اور روح کو پامال کر کے افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کا مصداق نہ بن جائیں گے۔ افسوس ہے کہ میں مدت سے دیکھتا ہوں کہ الفضل کے دن رات کام کرنے والے عملہ کے سوا باستثنا ایک دو بزرگوں کے عموماً غیر معروف اصحاب ہی الفضل میں مضامین لکھتے ہیں۔ مگر وہ لوگ جو سلسلہ کی روح رواں ہیں اور جو اپنے تقوے اپنے علم اپنی وجاہت اپنے تمدن اپنے تمول اپنے عہدہ اپنے خطاب اپنے منصب جلیلہ اپنے پیشہ کے کمال کی رو سے خدا تعالےٰ اور دنیا دونوں کی نظر میں ممتاز ہیں۔ ان میں سے شاذ و نادر وال در کالعدوم ہی کسی نے "الفضل" کے لئے کبھی قدم اٹھایا ہو تو اٹھایا ہو۔ شائد وہ چاہتے ہیں کہ الفضل کے لئے مضمون نہ لکھنے کے وصف میں بھی وہ اوروں سے ممتاز رہیں۔ رہا "الفضل" کا عملہ سو میری رائے میں اسے تو الفضل کے لئے آمدہ مضامین کی ترتیب دینے لوگوں سے مضمون حاصل کرنے اور اخبار کو اعلیٰ سے اعلےٰ دیدہ زیب بنانے کے لئے ہی وقف کر دینا چاہیئے۔ کہ اس کو معروف و منہمک رکھنے کے لئے یہی کام کافی سے زیادہ ہے لیکن مضمونوں کے لکھنے کا بار بھی عملہ پر ہو تو دو یا تین شخص کس طرح نیا سے نیا رنگ پیدا کر سکتے ہیں۔ پس میں اس مضمون کے ذریعہ تمام ان احمدی دوستوں سے جنہیں خدا تعالےٰ نے کسی نہ کسی رنگ میں دوسروں پر فوقیت و برتری دی ہے عرض کرتا ہوں کہ وہ اپنی سابقہ کوتاہیوں کی تلافی فرمائیں۔ بات کچھ بھی نہیں صرف توجہ اور چند منٹوں کی فرصت نکالنے کی ضرورت ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا اخبار الفضل کو بھی اس امر کی ضرورت نہیں کہ سر محمد ظفر اللہ خان اپنی غیر معمولی قابلیت اپنے وسیع اور متعدد سفروں کے تجارب اپنی عام واقفیت اور اپنے عالمانہ دماغ سے جہاں ملک و ملت کی تائید میں روز و شب زبردست سے زبردست تقریریں کرتے ہیں وہاں الفضل کے صفحات قرطاس پر دین کی تائید میں بھی کبھی کبھی کچھ لکھ دیا کریں۔ یا کیا شیخ بشیر احمد اور سلسلہ کے دوسرے بیسیوں وکلاء کا فرض نہیں ہے کہ وہ اسلامی تعزیرات۔ اسلامی ورثہ اور اسلامی قوانین مالی و دیوانی کی برتری۔ دنیا کے تمام دوسرے قانونوں پر ثابت کرنے کے لئے اپنے قلم کو جنبش دیں یا کیا الفضل اس امر کا خواہشمند نہیں کہ قاضی محمد اسلم ایم۔ اے جو کیمبرج سے فلسفہ کا دریا پی کر آئے ہیں اپنے علم کی کوئی چھینٹ الفضل کے صفحات پر بھی ڈالیں۔ اور اس طرح اسلام و احمدیت کے فلسفہ کو یونان کے پرانے اور جرمن و انگلستان کے نئے فلسفہ پر فائق ثابت کریں۔ یا کیا الفضل کو اس بات کا بھی شکوہ نہیں ہو سکتا کہ سید محمد اسحٰق دن بھر فضولیات میں لگا رہتا ہے۔ مگر اسے یہ توفیق نہیں ملتی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بازو کی تقویت کے لئے قلم ہاتھ میں پکڑنے کی تکلیف بھی گوارا کرے۔ حالانکہ وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ اس کا گوشت اور پوست روح اور جسم دل اور دماغ یعنی اس کا سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احسانوں کے نیچے دبا ہوا ہے۔ کیونکہ اگر خدا تعالےٰ کا فضل حضور کی دعاؤں کے ذریعہ ظاہر نہ ہوتا اور انی احافظ کل من فی الدار کے موعود الدار میں اس کی رہائش نہ ہوتی۔ تو آج سے ۴۰ سال قبل وہ طاعون سے ہلاک ہو چکا ہوتا۔ اور آج اس کی قبر کو بھی کوئی نہ جانتا اور وہ پوری طرح

میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

کا مصداق ہوتا۔

پس ایسے احسان فراموش سے "الفضل" کو شکوہ نہ ہو تو اور کس سے ہو۔ پھر کیا الفضل اس امر کا متمنی نہیں کہ احمدی اطباء اور ڈاکٹر اپنے علم سے اس کے صفحات کو دلچسپ بنا کر لوگوں کے لئے باعث صد کشش کر دیں۔ اور ڈاکٹر شاہ نواز کے طریق تحقیق کو قدرے اختصار سے اختیار کر کے علم طب کی رو سے اسلام کی برتری اور فوقیت اور حقانیت دوسرے مذاہب پر ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ یا کیا

ہمارے قابل ڈاکٹر اور لائق حکیم نہایت نافع اور مجرب نسخے سادہ اور سہل طریق علاج اور مفید طبی مشورے دے کر ہمارے جسموں کو اگر درست رکھنے کی کوشش کریں تو یہ غیر مناسب ہوگا؟ پھر کیا الفضل کے صفحات ہمارے سلسلہ کے مفتیوں کے فتوے چھاپنے سے انکار کر رہے ہیں کہ؟

. . . .

. . . . یا کیا

"الفضل" اعلان کر چکا ہے کہ وہ کسی احمدی تاجر کے تجربات یا کسی احمدی صناع کے مفید مشورے چھاپنے سے معذور ہے؟ یا کیا سیاست سے واقف احمدی اہل قلم مولوی محمد الدین اور ملک غلام فریا اس امر سے شرماتے ہیں کہ کہیں ان کے مضمون پڑھ کر "الفضل" کے ناظرین سیاسیات سے آگاہ نہ ہو جائیں یا کیا جماعت کے اہل تقویٰ اور اہل ورع جماعت کی اصلاح سے مایوس ہو چکے ہیں کہ وہ الفضل کے ذریعہ نہ امر بالمعروف کرتے ہیں اور نہ نہی عن المنکر یا کیا ہمارے بیسیوں مبلغ جن سے نظارت دعوت و تبلیغ کے بجٹ کے صفحات مزین ہو رہے ہیں مضمون نہ لکھنے کا روزہ رکھ کر خدا سے عہد کر چکے ہیں کہ الٰہی ہماری پچھلی بھول چوک معاف فرما آئندہ توبہ ہے جو قلم ہاتھ میں لیں یا کیا ہمارے شاعر شعر کہنے سے تائب ہو چکے ہیں کہ مہینوں گزر جاتے ہیں مگر "الفضل" کے صفحات کلام موزوں سے مرصع نظر نہیں آتے کیا ان کے لئے درثمین مشعل راہ کا کام نہیں دیتی۔

غرض کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے اہل وجاہت اہل تقویٰ۔ اہل سیاست اہل حکومت، اہل مرتبہ۔ اہل دین، اہل مال، اہل حکمت اہل شعر، اہل علم حضرات "الفضل" کے کالموں میں کچھ نہیں لکھتے پس میں جو ان سب مذکورہ بالا اہلیتوں سے نا اہل ہوں۔ ان سب اہلیت والوں کی خدمت میں بڑے ادب سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اپنی توجہ اس طرف منعطف فرمائیں۔ اور میٹھی زبان شیریں الفاظ سادہ عبارت میں ہر شخص کی سمجھ میں آجانے والے مختصر نوٹوں اور مضمونوں کے ذریعہ اپنے تجارب، اپنے علوم، اپنے معارف اپنے شعر۔ اپنے نکتے۔ اپنی تفسیریں، اپنی تشریحیں، اپنی کہاوتیں اپنی حکایتیں اپنے موتی اپنے لعل اور اپنے جواہرات "الفضل" کے صفحات پر بکھیر دیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بازو کو ایسا تندرست اور قوی اور اتنا مضبوط کر دیں کہ اس کا ایک ایک نمبر اکیلا ہی دنیا کو فتح کر لیوا لا ہو

اس لئے اے احمدی عالمو، ادیبو، مصنفو سیاستدانو۔ وجاہت والو، عہدہ دارو، منصب جلیلہ پر فائز ہونے والو اور لے وکیلو، ڈاکٹرو، تاجرو پیشہ ورو صناعو اور موجدو یعنی مختلف کاموں کے اہلو اور ہاں میری طرح بعض نا اہلو!۔ "الفضل" کو حضرت مسیح موعودؑ کا بازو سمجھ کر اسے مضبوط کرو اور اگر وہ کمزور ہونے لگے تو اپنے خون سے اسے قوی اور طاقتور بناؤ۔ نیز اسے حضرت مسیح موعودؑ کا لہلہاتا چمن اور سرسبز باغ تصور کر کے اپنی قلموں کے پانی سے اس کی آبپاشی کرو کہ یہی مسیح موعودؑ کی دینی لڑائی اور یہی مسیح موعودؑ کی شیطان سے آخری جنگ اور یہی اس کا جہاد ہے اور اسی کا نقشہ حضرت مسیح موعودؑ نے یوں کھینچا ہے: ع

سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہمنے

(روزنامہ الفضل مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۶ء)

مکرم حکیم عبداللطیف صاحب کا ایک مکتوب

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ مکرم حکیم عبداللطیف صاحب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے حج بدل کے لئے تشریف لے گئے ہوئے ہیں ذیل میں آپ کا ایک خط بغرض تحریک دعا درج کیا جاتا ہے جو حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے نام موصول ہوا ہے

حضرت حافظ صاحب نے فرمایا ہے کہ چونکہ حکیم صاحب موصوف ساری جماعت کے لئے دعائیں کر رہے ہیں اس لئے احباب جماعت کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی دعاؤں میں انھیں التزام کے ساتھ یاد رکھیں

بخدمت حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہان پوری زید مجدہم دام فضلہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ حضور اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضل وکرم سے بخیر و عافیت ہوں گے آپ کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری ہے اور جاری رہے گا اللہ تعالیٰ آپ کو ہمارے سر پر بصحت و عافیت سلامت و باکرامت رکھے اس سفر میں اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی دیا ہے اس کا نام بشیر احمد ہے اس کے لئے انشرح صدر کی دعا فرما دیں۔ خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب جموں والے میرے ساتھ ہیں اور بھی کئی احمدی دوست حج بیت اللہ کے لئے جا رہے ہیں مجھے اب تک کوئی تکلیف نہیں ہوئی اور آئندہ بھی اللہ پاک کے دروازے سے یہی امید ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور تمام جماعت احمدیہ کے لئے دعائیں کرتا رہوں گا خصوصاً صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے لئے کہ انہیں کی بدولت مجھے یہ سعادت حاصل کرنے کا موقع ملا ہے مکرم شیخ فضل احمد صاحب سید عبدالباسط صاحب اور تمام آئندگان اور رفتگان کی خدمت میں سلام عرض ہے؛

(عبداللطیف)

حضرت سیدہ خیر النساء صاحبہ رضی اللہ عنہا کا ذکر خیر

—— از مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب مینیجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ ——

میری والدہ صاحبہ محترمہ حضرت سیدہ خیر النساء صاحبہ رضی اللہ عنہا سلسلہ احمدیہ کے واجب الاحترام بزرگ حضرت سید ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کی منجھلی صاحبزادی تھیں آپ نے مورخہ ۱۹ ار جنوری ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ المبارک ڈیڑھ بجے بعد دوپہر وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اپنے بزرگ والدین کے طفیل آپ کو بھی چھوٹی عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کرنے اور حضور کی باتیں سننے کی عظیم الشان سعادت نصیب ہوئی اور اس طرح حضور علیہ السلام کی صحابیات کے مقدس زمرہ میں شمولیت کا خصوصی شرف آپ کے حصہ میں آیا۔ آگے چل کر یہ شرف آپ کو محبت الٰہی اور ہمدردی بندگانِ خدا کے نمایاں اوصاف سے متصف کرنے کا باعث بنا یہ دونوں اوصاف آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ کے طفیل اپنے بزرگ والدین کی طرف سے ورثہ میں ملے تھے۔

آپ نے اپنی ۷۶ سالہ زندگی میں ان اوصاف پر کاربند رہنے میں مداومت عمل کا ایک اعلیٰ نمونہ قائم کیا اور اس طرح اپنے عمل سے ثابت کیا کہ فی الواقعہ آپ اس مقدس ورثہ کی اہل تھیں

محبتِ الٰہی

جہاں تک محبت الٰہی کا تعلق ہے آپ صوم وصلوٰۃ کی ہی سختی سے پابند نہ تھیں بلکہ تہجد اور اشراق کی نمازیں بھی نہایت باقاعدگی اور التزام سے ادا فرماتیں اور اپنے اس معمول میں کبھی فرق نہ آنے دیتیں۔ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں ہر دم مشغول رہنا آپ کا شیوہ تھا اسی طرح بکثرت تلاوت قرآن کرنا اور اکثر اوقات درثمین کے اشعار پڑھنا آپ کے معمولات میں داخل تھا۔ بالخصوص درثمین کے روح پرور اشعار پڑھتے وقت آبدیدہ ہو جایا کرتی تھیں۔

محبت الٰہی کے عملی اظہار کے طور پر آپ نے تین امور کو خاص طور پر اپنایا ہوا تھا۔ اول خدمتِ قرآن دوسرے سلسلہ احمدیہ کی ترقی کے لئے ہر آن دعاگو رہنا۔ تیسرے سلسلہ کی مالی تحریکات میں حتی المقدور بڑھ چڑھ کر حصہ لینا۔ آپ قادیان میں محلہ دارالانوار سے ملحق قادر آباد کی لجنہ اماء اللہ کی صدر تھیں وہاں آپ نے اپنے گھر میں بچیوں کو قرآن مجید پڑھانے کا سلسلہ قائم کر رکھا تھا۔ سارے محلہ کی بچیاں آپ سے قرآن مجید پڑھا کرتی تھیں اس کام میں آپ کے شغف کا یہ عالم تھا کہ ایک وقت میں پڑھنے والی بچیوں کی تعداد ۴۰ سے تجاوز کر جاتی۔ جتنی زیادہ تعداد بچیوں کی ہوتی اتنی ہی زیادہ آپ خوش ہوتیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک سکول کھول رکھا ہے اور خود اس کی ہیڈ مسٹرس ہیں اور ہیڈ مسٹرس بھی ایسی کہ ماؤں سے زیادہ شفیق اور مہربان۔ الغرض بے شمار لڑکیوں کو قرآن کریم پڑھایا اور اس کی عظمت ان کے دل میں بٹھائی

خدمت قرآن کے علاوہ دوسرا نمایاں وصف یہ تھا کہ سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور مبلغین سلسلہ کی کامیابی کے لئے ہر آن دعاگو رہتی تھیں اور اس طرح اشاعت اسلام کی عظیم الشان مہم میں حصہ دار بننے کی کوشش فرماتیں۔ آپ کو ہر آن یہ لگن تھی کہ احمدیت دنیا میں پھیل جائے اور روئے زمین پر ہر طرف اسلام ہی اسلام نظر آئے۔ اس کی خاطر آپ نے اپنے آپ کو دعاؤں کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے آپ کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے تعزیت کا جو خط لکھا اس میں آپ کے اس وصف کا خاص طور پر ذکر کیا چنانچہ جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے تحریر فرمایا:۔

"لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تمام ممبرات آپ کی والدہ محترمہ کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتی ہیں۔ آپ بہت نیک خاتون تھیں اسلام اور احمدیت کی ترقی اور مبلغین سلسلہ کے لئے ہر آن دعاگو رہتی تھیں لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں بھی ہمیشہ حصہ لیتی رہیں۔ پارٹیشن سے پہلے آپ لجنہ اماء اللہ قادر آباد کی صدر تھیں"۔

ضعیف العمری میں جبکہ بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کا سلسلہ جاری رکھنا ممکن نہ تھا دعاؤں میں شغف اور زیادہ بڑھ گیا تھا مستورات بکثرت دعا کے لئے عرض کرتیں اور آپ سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتیں اور ہر ایک کے لئے التزام سے دعا فرماتیں الغرض ذکر الٰہی آپ کی غذا تھی اور آپ کے اوقات کا بیشتر حصہ ذکر الٰہی میں بسر ہوتا تھا۔

خدمت قرآن اور دعاؤں کے بعد آپ کا تیسرا وصف یہ تھا کہ آپ سلسلہ کی مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش فرماتیں اس امر کے باوجود کہ میرے والد محترم سید لال شاہ صاحب مرحوم جبکہ ابھی میں چھ ماہ کا بچہ ہی تھا فوت ہو گئے تھے اور ان کے بعد با فراغت آمدنی کا کوئی مستقل ذریعہ نہیں تھا پھر بھی جو رقم گزارے کیلئے ملا

کی آپ اسمیں سے پس انداز کر کے چندہ ادا کرتیں اور بالخصوص تحریک جدید کے چندے کی بروقت ادائیگی میں کبھی تاخیر نہ ہونے دیتیں اس خصوصی چندے کی ادائیگی میں آپ نے اسقدر تعہد سے کام لیا کہ بفضلہ تعالےٰ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین کی انیس ۱۹ سالہ کتاب میں نام درج ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے میں جو استقامت آپ نے دکھائی اس کا اندازہ اس خط سے ہو سکتا ہے جو وکالت مال تحریک جدید کے ایک قدیمی کارکن برادرم مکرم سید منعم الحسن صاحب نے آپ کی وفات پر خاکسار کے نام لکھا۔ وہ تحریر فرماتے ہیں۔

"محترمہ نے میرے دل پر ایک خاص اثر اس بات کا چھوڑا ہے کہ گو" آپ کے پاس محترمہ کی بود و باش تھی اور ایک لحاظ سے آپ ہی انکے کفیل تھے پھر بھی محترمہ تحریک جدید کے طوعی چندوں میں سبقت لے جانے کی کوشش فرماتی رہیں۔ اور باقاعدگی سے ادا کر کے السابقون الاوّلون میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ اللہ تعالےٰ ایسے اعمالِ صالحہ بجا لانے والے مومنین اور مومنات سے راضی ہے وہ اس دنیا میں ہی خدا تعالےٰ کے انوار و تجلیات کا مشاہدہ کر لیتے ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ ایسے ہی خوش نصیبوں میں سے ایک تھیں۔"

ہمدردی بندگانِ خدا

محبت الٰہی کے ساتھ ساتھ ہمدردی بندگان خدا کا وصف بھی آپ میں خاص طور پر نمایاں تھا یہ وصف بھی محبت الٰہی کی وجہ سے ہی آپ میں نمایاں صورت اختیار کر گیا تھا۔ نوعِ انسان کی ہمدردی کا یہ عالم تھا کہ بیماروں کی تیمار داری اور غریبوں کی امداد کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتیں۔ اگر کوئی سوالی دروازہ پر آجائے تو کیا مجال کہ بغیر دیئے اسے جانے دیں۔ ہر سوالی کو کچھ نہ کچھ ضرور دیتیں۔ اگر کوئی سوالی کچھ لئے بغیر چلا جاتا تو آپ کو بے حد افسوس ہوتا۔ ایسے موقع پر گھر والوں کو سخت ناراض ہوتیں اور فرمایا کرتیں فقیر کا ہمارے دروازے پر آنا اور سوال کرنا بلاوجہ نہیں انہیں بھیج کر خدا ہمارا امتحان لیتا ہے۔ سوالی کو کچھ نہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ہم امتحان میں فیل ہو گئے اسی طرح بیماروں کی عیادت کے لئے ضرور جاتیں عیادت کو آپ ایک ضروری فرض خیال فرماتی تھیں اور اگر اپنے خاندان میں کوئی بیمار ہو جاتا تو نہ صرف عیادت کے لئے جاتیں بلکہ وہاں قیام کر کے تیمارداری کا سارا بار خود اٹھا لیتیں۔ ہر طرح سے خبر گیری کرتیں اور شفایابی کے لئے دعا کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتیں الغرض اسوقت تک گھر واپس نہ آتیں جب تک بیمار خدا کے فضل سے پورے طور پر شفایاب نہ ہو جاتا۔

مہمان نوازی کا وصف بھی آپ میں نمایاں تھا اسمیں آپ کے شغف کا یہ عالم تھا کہ پوری کوشش کرتیں کہ کوئی مہمان کھانا کھائے یا کم از کم چائے پئے بغیر نہ جائے ہمیں اکثر فرماتیں۔ مہمانوں کا آنا اللہ تعالےٰ کے بڑے فضل پر دلالت کرتا ہے۔ کسی مہمان کو بھی اپنا مہمان نہ تصور کرو بلکہ یہ سمجھو کر یہ خدا تعالےٰ کا مہمان ہے۔ اُسی نے اسے اظہارِ خوشنودی کے طور پر ہمارے پاس بھیجا ہے اس لئے کسی مہمان کے اعزاز و اکرام میں کبھی فرق نہ آنے دو۔ بلکہ حتی الوسع و الطاقت اس کی خدمت کو ایک سعادتِ عظمیٰ سمجھو۔ ایسا کرنا خیر و برکت کا موجب ہے۔ اگر احمدی بہنوں میں سے کوئی بہن ملنے آجاتیں تو آپ کو اس قدر خوشی ہوتی گویا عید کا موقع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احمدی بہنیں بکثرت آپ سے ملنے آتیں اور سب ہی آپ سے ملکر ایک خوشی محسوس کرتیں آپ کی وفات پر محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ بیگم ملک عمر علی صاحب نے کراچی سے تحریر فرمایا:-

"مرحومہ جب ملتیں بڑی شفقت اور خندہ پیشانی سے ملتیں ان سے مل کر بڑی مسرت اور خوشی ہوتی تھی۔"

خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے محبت

محترمہ والدہ صاحبہ کو خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بڑی محبت تھی آپ خاندانِ حضرت مسیح موعود کے جملہ افراد کی خیر و عافیت۔ صحت و سلامتی اور اقبال مندی کے لئے بکثرت دعائیں کرتی تھیں۔

اسی طرح جیسا کہ میں پہلے لکھ آیا ہوں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کے لئے دعائیں کرنے سے کبھی غافل نہ ہوتیں آپ کی کوئی دعا بھی ان دو دعاؤں سے خالی نہ ہوتی تھی۔ آپ کے لئے یہ ناممکنات میں سے تھا کہ آپ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں اور خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کے لئے دعا نہ کریں پہلے یہ دعا کرتیں پھر جو دعا کرنی مقصود ہوتی اسے خدا تعالےٰ کے حضور پیش کرتیں۔ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد بھی آپ کے ساتھ محبت و شفقت اور قدردانی کے جذبے سے پیش آتے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے آپ کی وفات پر ایک والا نامہ کے ذریعے ازراہِ شفقت جس رنگ میں تعزیت فرمائی۔ وہ اس حقیقت پر گواہ ہے۔ میں یہاں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کا والا نامہ درج کرتا ہوں آپ نے کمال درجہ محبت اور شفقت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے رقم فرمایا:-

عزیزم سید بشیر شاہ صاحب

دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

یہ معلوم کر کے بہت صدمہ ہوا کہ آپ کی والدہ صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت نیک اور شریف تھیں اللہ تعالےٰ غریق رحمت کرے اور آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ ہمارے گھر کے ساتھ انہیں بہت محبت تھی میں اس صدمہ میں آپکے ساتھ شریک ہوں اور آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل اور رحمت کے سائے میں رکھے میری طرف سے سارے عزیزوں کو افسوس اور ہمدردی کا پیغام پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ فقط والسلام خاکسار

مرزا بشیر احمد ۲۳ ریس کورس روڈ لاہور ۲۱/۱/۶۲

والدین کی خدمت اور تربیت اولاد

ایک اور ہمہ جہتی خوبی جس سے آپ کو اللہ تعالےٰ نے نوازا تھا وہ والدین کی خدمت اور تربیت اولاد کا وصف تھا آپ نے اپنے بزرگ والدین کی زمانۂ پیری میں اس قدر محنت اور جانفشانی سے خدمت کی اور اس قرآنی فرض کو اس قدر عزم و ہمت اور ولولہ و شوق کے ساتھ ادا کیا کہ جو یقیناً بہتوں کے لئے نمونے کی حیثیت رکھتا ہے اس خدمت کی وجہ سے آپ کے والدین آپ سے بہت خوش تھے اور اس سلسلہ میں انھوں نے آپ کو قابل رشک دعاؤں سے نوازا میں سمجھتا ہوں والدین کی یہ دعائیں ہی تھیں جو آپ کو رضائے الٰہی کے حصول میں فائز المرام کرنے کا موجب بنیں

اسی طرح تربیت اولاد کا فریضہ بھی آپنے نہایت دلسوزی اور خوش اسلوبی کے ساتھ ادا فرمایا آپ نہ صرف ہم دونوں بہن بھائی کو بلکہ اپنے خاندان اور [illegible] پڑوس کے بچوں تک کو بہت محبت بھرے لہجہ میں نصائح فرماتیں آپ کا نصیحت کرنے کا انداز اس قدر میٹھا اور دلنشیں ہوتا کہ ہر بات دل میں اترتی چلی جاتی تھی آپ اس بات کی اہمیت کو خوب سمجھتی تھیں کہ بچوں کی تربیت کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ ہر وقت ان کے کانوں میں کوئی نہ کوئی کلمۂ خیر پڑتا رہے تاکہ وہ پراگندہ خیالی کا شکار نہ ہوں آپ نے دنیا میں اسلامی نقطۂ نگاہ سے کامیاب زندگی گزارنے اور خدمت دین کا فریضہ بجا لانے کے ضمن میں وقتاً فوقتاً مجھے جو بیش قیمت نصائح فرمائیں وہ میرے لئے سرمایۂ حیات کا درجہ رکھتی ہیں اور انشاء اللہ آخر دم تک میرے لئے مشعل راہ کا کام دیتی رہیں گی۔

وفات کے متعلق پیش خبری

قناعت شعاری ہمدردی بندگانِ خدا اور محبت الٰہی

کے نمایاں اوصاف کی وجہ سے آپ کی زندگی میں روحانیت کا عنصر غالب تھا آپ کی دعائیں اکثر و بیشتر خدا تعالےٰ کے حضور قبولیت کے شرف سے نوازی جاتی تھیں آپ کو اللہ تعالےٰ نے وفات کے متعلق قبل از وقت اطلاع دے دی تھی اور آپ اس معین گھڑی کا انتظار کرتی رہتی تھیں وفات سے تین سال قبل ایک دفعہ آپ نے اپنی چھوٹی ہمشیرہ حضرت ام طاہر صاحبہ مرحومہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیٹی صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ سے فرمایا کہ میری وفات جمعہ کے دن ہوگی۔ اس سے زیادہ اس تعلق میں اور کوئی تفصیل بیان نہیں کی چنانچہ فی الواقعہ ایسا ہی ظہور میں آیا آپ نے اس واقعہ کے تین سال بعد ۱۹ رجنوری ۱۹۶۲ء کو وفات پائی تو اس روز جمعہ کا دن تھا اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر آن حضرت والدہ صاحبہ کے درجات بلند فرماتا رہے اور اعلےٰ علیین میں آپ کو اپنے خاص مقامات قرب سے نوازے آمین۔

شکریۂ احباب

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت نے بکثرت حضرت والدہ صاحبہ کی وفات پر تعزیت کے خطوط لکھے اور اس طرح ہمارا غم غلط کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی جس کے لئے ہم سب ان کے ممنون ہیں اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ سب احباب کو اجر عظیم عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

میری بڑی ہمشیرہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ جو اپنی نیکی اور تقویٰ اور دعاؤں میں شغف کی وجہ سے حضرت والدہ صاحبہ کی صحیح جانشین ہیں دائم المرض ہیں اور احباب جماعت کی دعاؤں کی محتاج ہیں میں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمشیرہ صاحبہ محترمہ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور ہم دونوں بہن بھائی کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے اور ہمارا اور سب کا حافظ و ناصر ہو آمین۔ اللھم آمین۔

روزنامہ الفضل ربوہ کا

خلافت نمبر

مورخہ ۲۷ مئی کو یوم خلافت کی تقریب سعید ہے اس موقعہ پر الفضل کا خلافت نمبر شائع کیا جا رہا ہے جو انشاء اللہ بہت سے قیمتی اور اہم مضامین کا مجموعہ ہوگا۔ چونکہ یہ نمبر یوم خلافت سے چند روز قبل شائع ہو کر احباب تک پہنچ جائے گا اس لئے وقت بہت کم ہے بزرگان سلسلہ۔ علمائے کرام احمدی شعراء اور دیگر صاحب قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ ازراہ کرم جلد سے جلد اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین اور نظمیں ارسال فرمائیں ایجنٹ اور مشتہر صاحبان بھی فوراً اپنے آرڈر بک کرا لیں۔ (ادارہ)

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ پاکستان

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء تک کیلئے منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں
(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نام جماعت و ضلع

علی پور ضلع ملتان
چوہدری غلام محمد صاحب صدر
〃 شاہ نواز صاحب سیکرٹری مال

چک ۱۲۱ پ ۳ لکاگڑھی ضلع رحیم یارخاں
چوہدری عبدالرحمٰن صاحب صدر
〃 بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال
〃 شاہ محمد صاحب 〃 زراعت
〃 مختار احمد صاحب 〃 اصلاح وارشاد

بشیرآباد سٹیٹ ضلع حیدرآباد
چوہدری پیر محمد صاحب سیکرٹری مال
منشی محمد صادق صاحب 〃 امور عامہ
حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل 〃 اصلاح وارشاد
مولوی محمد عبداللہ صاحب 〃 وصایا
عبدالعزیز صاحب 〃 زراعت

بستی باباجھنڈا ضلع رحیم یارخاں
چوہدری باباجھنڈا صاحب صدر
〃 محمد عالم صاحب سیکرٹری مال
〃 محمد رفیع صاحب 〃 زراعت

رحیم آباد ضلع نواب شاہ
ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب صدر
حمیداللہ خاں صاحب سیکرٹری مال
مولوی اللہ دتہ صاحب 〃 امور عامہ، اصلاح وارشاد
امین

چک ۲۶ ج ب کلاں ضلع لائل پور
چوہدری نور محمد صاحب صدر
〃 دین محمد صاحب سیکرٹری مال

شاہدرہ ٹاؤن
حکیم مختار احمد صاحب ممتاز صدر
ماسٹر ممتاز احمد صاحب سیکرٹری مال
ماسٹر غلام محمد صاحب 〃 تعلیم

دیپالپور ضلع منٹگمری
شیخ محمد الدین صاحب صدر
〃 محمد اقبال صاحب سوداگر چرم سیکرٹری مال، وصایا
〃 محمد حنیف صاحب 〃 امور عامہ
〃 〃 اصلاح وارشاد

قاضی آباد ضلع نواب شاہ
[illegible] عبدالقدیر صاحب صدر۔ سیکرٹری مال
[illegible] جی غلام رسول صاحب 〃 اصلاح وارشاد

نام جماعت و ضلع

نیازنگر ضلع منٹگمری
ڈاکٹر ملک نیاز محمد صاحب صدر
ملک رشید الدین صاحب انور سیکرٹری مال
〃 〃 〃 اصلاح وارشاد

کھیوڑہ ضلع جہلم
احمد دین صاحب صدر۔ سیکرٹری مال

باڈیانوالہ ضلع شیخوپورہ
علی محمد صاحب صدر۔ سیکرٹری مال

اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ
ڈاکٹر غلام رسول صاحب صدر
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری مال

سلانوالی ضلع سرگودھا
ملک غلام محمد صاحب صدر
منشی فضل الٰہی صاحب سیکرٹری مال

حسن پور ضلع ملتان
چوہدری اللہ دتہ صاحب صدر
〃 محمد حسین صاحب سیکرٹری مال
〃 محمد ابراہیم صاحب 〃 اصلاح وارشاد

ریاست اسٹیٹ ضلع منٹگمری
راجہ عبدالقدیر صاحب صدر
مولوی شیخ محمد صاحب سیکرٹری مال
سردار یعقوب احمد صاحب 〃 اصلاح وارشاد

خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ
محمد طفیل صاحب بٹ صدر

چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی
چوہدری غلام سرور خاں صاحب صدر
راجہ برکت حسین صاحب سیکرٹری مال
حاجی حکمداد صاحب 〃 اصلاح وارشاد

چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا
چوہدری محمود احمد صاحب صدر
〃 عبدالخالق صاحب سیکرٹری مال
〃 بیر احمد صاحب 〃 امور عامہ
〃 ماسٹر محمد اسلم صاحب 〃 ضیافت

چک ۱۷۰ T.D.A ضلع مظفرگڑھ
چوہدری محمد اسحاق صاحب صدر۔ آڈیٹر۔ امین
〃 بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال
〃 محمد اسماعیل صاحب وائس پریذیڈنٹ

سماعیلہ ضلع گجرات
میاں محمد ابراہیم صاحب صدر
شریف احمد صاحب سیکرٹری مال
غلام رسول صاحب 〃 اصلاح وارشاد

چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا
ملک نور محمد صاحب صدر
محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری مال
محمد یوسف صاحب انصاری 〃 اصلاح وارشاد

چک ۳۵۴ ج ب ضلع لائل پور
صوبیدار میجر عبدالقادر صاحب صدر
چوہدری غلام احمد صاحب سیکرٹری مال
〃 محمد حنیف صاحب 〃 تعلیم
کیپٹن محمد اکبر صاحب جنرل سیکرٹری

داڑی ضلع ملتان
ڈاکٹر محمد دین صاحب صدر
حکیم خلیل احمد صاحب سیکرٹری مال
ملک صلاح الدین صاحب 〃 امور عامہ
سید ظہور احمد صاحب 〃 اصلاح وارشاد

چک ۳۸ ج ب ضلع سرگودھا
چوہدری مبارک احمد صاحب صدر
عبداللطیف صاحب سیکرٹری مال
رحمت اللہ صاحب 〃 اصلاح وارشاد

محراب پور ضلع نواب شاہ
سلطان علی صاحب صدر
امان اللہ صاحب سیال سیکرٹری مال
چوہدری محمد نواز صاحب 〃 اصلاح وارشاد

چک ۶۱ ب دھرڑ ضلع لائل پور
چوہدری دل محمد صاحب صدر
ڈاکٹر خورشید احمد صاحب سیکرٹری مال

تاندلیانوالہ ضلع لائل پور
شیخ عبدالرحمٰن صاحب صدر
چوہدری عبدالرشید خانصاحب سیکرٹری مال
〃 عبدالحی خانصاحب 〃 امور عامہ
حکیم عبدالمنان خانصاحب 〃 اصلاح وارشاد

گگی نو ضلع جھنگ
ماسٹر عبدالعزیز صاحب صدر
صوفی عبدالرحمان صاحب سیکرٹری مال
چوہدری محمد خان صاحب 〃 امور عامہ

ماسٹر عبدالستار صاحب سیکرٹری تعلیم
بابو محمد اشرف خاں صاحب 〃 ضیافت
چوہدری نذیر احمد خاں صاحب امین

چک ۳۷۳ E.B ضلع منٹگمری
چوہدری محمد علی صاحب صدر۔ اصلاح وارشاد
〃 نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال

چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ
چوہدری فیض احمد صاحب صدر
اللہ بخش صاحب سیکرٹری مال
چوہدری غلام اللہ صاحب 〃 امور عامہ
حکیم محمد شریف صاحب 〃 اصلاح وارشاد
چوہدری رشید احمد صاحب محاسب

مظفرگڑھ
مہر غلام احمد صاحب صدر۔ سیکرٹری مال
چوہدری نور محمد صاحب 〃 امور عامہ

پیرانہ ضلع اٹک
حبیب خاں صاحب صدر۔ سیکرٹری امور عامہ، خارجہ
〃 〃 ضیافت
نور محمد صاحب سیکرٹری مال۔ تعلیم۔ زراعت
اصلاح وارشاد

ایل پلاٹ ضلع منٹگمری
چوہدری غلام احمد صاحب صدر
میاں بشیر الحق صاحب سیکرٹری مال

چک ۱۱۶ ج ب ضلع سرگودھا
سید محمد شاہ صاحب صدر
سید فضل شاہ صاحب سیکرٹری مال

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم مظفر احمد صاحب لندن میں ڈپلومہ آف میتھیمیٹکس کا اور عزیزم منور احمد صاحب ایم۔ایس۔سی کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب دونوں عزیزوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔
خاکسار بشیر الدین احمد دہلی گیٹ لاہور

۲۔ میں ملازمت کے لئے کوشاں ہوں۔ احباب میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(گلزار احمد)

۳۔ میرے والد صاحب گلے کی تکلیف سے سخت بیمار ہیں۔ بول بالکل نہیں سکتے جس کی وجہ سے ہم سب سخت پریشان ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (مظفر علیم لدھیانوی محمد ابراہیم گوجرانوالہ)

۴۔ عزیزم ملک محمد افضل صاحب کا ایل ایل بی (فائنل) کا امتحان ۲۳ مئی کو شروع ہونیوالا ہے۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں نیز برادرم عبدالغنی صاحب کراچی بی۔اے کا امتحان دینے والے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے
[illegible]

صدر ایوب راول بند کے افسروں اور کارکنوں کو تمغے تقسیم کریں گے

۱۷ رمئی کو تقریب کا افتتاح ہوگا۔ رنگا رنگ پروگرام تیار کر لیا گیا۔

راولپنڈی ۱۰ رمئی۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر ایوب جب سترہ مئی کو راول بند کا رسمی افتتاح کریں گے تو آپ اس بند کی تعمیر سے متعلق افسروں اور کارکنوں کو سونے اور چاندی کے تمغے دیں گے۔ یہ تمغے مغربی پاکستان کے پانی اور بجلی کے ترقی کے ادارے کی جانب سے دئے جائیں گے۔

اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ راول بند آرگنائزیشن کے چھ اعلےٰ افسروں کو جن میں انجینئر انچارج مسٹر زین العابدین بھی شامل ہیں سونے کے تمغے اور دیگر چھ افسروں اور کارکنوں کو چاندی کے تمغے دئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں واپڈا نے عملہ کے دیگر ارکان کو بہتر کارکردگی کے انعام کے طور پر نو ماہ کی تنخواہ کے برابر رقم دینے کا فیصلہ کیا ہے راول بند سے متعلق حکام نے افتتاحی تقریب کے موقعہ پر ایک رنگا رنگ پروگرام تیار کیا ہے۔ علاوہ ازیں جھیل کے کناروں کو رنگا رنگ برقی قمقموں سے سجایا جائے گا جن کی روشنی پانی میں منعکس ہوگی جھیل کے وسط میں دو کشتیاں لنگرانداز ہوں گی جن پر برقی قمقموں سے راول ڈیم لکھا ہوگا۔ جھیل کے عین وسط میں ایک فوارہ فضا میں دو سو فٹ بلندی تک پانی اچھالے گا اور اس پانی پر مختلف رنگوں کی روشنی کی کرنیں ڈالی جائیں گی۔ صدر ایک بٹن دبا کر دروازے کھولیں گے اور یہی بند کا افتتاح ہوگا۔ جونہی دروازے کھل جائیں گے بڑی جھیل کا پانی نہر میں بہنا شروع ہو جائے گا۔ صدر ایوب ایک کتبہ کی نقاب کشائی بھی کریں گے جس پر اردو، بنگالی اور انگریزی میں لکھا ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ افتتاحی تقریب میں قریباً تین سو ممتاز مہمان شرکت کریں گے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ اس تقریب سے تین روز قبل چھٹیاں منانے والوں کا اس علاقہ میں داخلہ بند کر دیا جائے گا تاکہ افتتاحی تقریب کے انتظامات مکمل کئے جا سکیں۔ تقریب کے فوراً بعد یہ پابندی ختم کر دی جائے گی۔

راول بند کی تعمیر پر ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے۔ یہ اسی فٹ بلند اور آٹھ سو بیس فٹ لمبا ہے اس میں ساڑھے سینتالیس ہزار ایکڑ فٹ پانی کا ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔ اس جھیل سے راولپنڈی شہر اور اسلام آباد کو روزانہ دو کروڑ بیس لاکھ گیلن پینے کا پانی سپلائی کیا جائیگا۔ نیز وفاقی دارالحکومت کے مضافات میں قریباً دس ہزار ایکڑ اراضی کو سیراب کیا جائے گا۔

....

.... اس بند کی تعمیر کے سلسلہ میں تمام کام پاکستانی انجینئروں نے کیا ہے اور ایک حصہ بھی غیر ملکی زرمبادلہ استعمال نہیں کیا گیا۔

چھوٹی بچت کے لئے!

سینکڑوں یا ہزاروں
روپے کا انتظار کرنا
ضروری نہیں
صرف ۲ روپے سے
آپ پوسٹ آفس سیونگ
بینک اکاؤنٹ کھولئے
اور اپنی بچت کو
روپیہ روپیہ
کرکے بڑھائیے

عوام کے لئے بہترین سہولتیں

* ۵۰ روپیہ تک متعلقہ علاقے کے کسی بھی پوسٹ آفس سے نکالے جاسکتے ہیں۔
* جوائنٹ۔ لکنے ڈپازٹ اور دیگر اقسام کے اکاؤنٹ بھی کھولے جاسکتے ہیں
* مقامی چیک سیونگ بینک میں جمع کرانے کے لئے قبول کئے جاسکتے ہیں۔
* منافع کی شرح ۳ فیصد تک ہے جس پر انکم ٹیکس معاف ہے۔

تفصیلات ہر پوسٹ آفس سے حاصل کیجئے۔

پوسٹ آفس سیونگ بینک

بچت اور خوشحالی کے لئے آپ کا معاون

1338 D.F.P.

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۴۲۶ ۔ میں سلیمہ بیگم زوجہ چوہدری محمد انور قوم جٹ جنڈیر پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گوٹھ سردار محمد ڈاکخانہ گوٹھ جالندھریاں ضلع نوابشاہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{15}{61}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے (۲) میں ملازم ہوں اور میری تنخواہ بمعہ الاؤنس مبلغ -/۷۰ روپے ماہوار ہے (۳) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے کانٹے طلائی وزنی ۷ ماشہ ۳ رتی انگوٹھیاں طلائی ۲ عدد وزنی ۶ ماشہ کل وزن ایک تولہ ایک ماشہ تین رتی کل بالیتی مبلغ ایک سو تیس روپے ہے۔ میں مندرجہ بالا تمام جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ میری زندگی میں اگر کوئی جائداد یا مزید آمد ہو تو اسکی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو دیتی رہوں گی یا میری وفات کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ وارث ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد بحساب اپنی وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کر کے رسید حاصل کر لوں تو یہ رقم یا جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائے گی۔ الامۃ سلیمہ بیگم۔ گواہ شد بدرالدین ولد چوہدری غلام محمد جڑانوالہ محلہ محمد علی پارک ضلع لائلپور۔ گواہ شد چوہدری محمد اسلم سیکرٹری مال گوٹھ سردار محمد ضلع نوابشاہ۔

نمبر ۱۶۴۲۷ ۔ میں امینہ زوجہ چوہدری ناصر احمد صاحب باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{11\ 2}{62}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ حق مہر -/۱۵۰۰ بذمہ خاوند۔ زیور طلائی قیمتی -/۲۰۹۵۔ گھڑی -/۱۷۵ روپیہ۔ میزان -/۴۵۷۰۔ الامۃ امینہ بقلم خود۔ گواہ شد عبدالرحمٰن انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ گواہ شد ناصر احمد دارالصدر غربی خاوند موصیہ $\frac{11\ 2}{62}$

نمبر ۱۶۴۲۸ ۔ میں بشیر احمد ولد محمد اسمٰعیل صاحب قوم کھوکھر پیشہ دکانداری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۵۹ء چک نمبر $\frac{192}{مراد}$ ڈاکخانہ حاصلپور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{4\ 6}{61}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں۔ میرا گزارہ میری آمدنی پر ہے جو معمولی کریانہ کی دکان سے مجھے سالانہ -/۵۰۰ روپیہ حاصل ہوتے ہیں۔ میں اپنی سالانہ آمد کے جو بھی ہوگی اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر علاوہ ازیں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہو اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد بشیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد نشان انگوٹھا چوہدری اللہ بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت ہذا۔ گواہ شد غلام قادر بقلم خود احمدی مقیم چک ہذا $\frac{192}{مراد}$۔

امریکی سفیر میکناگھی نے منگلا ڈیم کا معائنہ کیا

لاہور ۱۰ رمئی۔ پاکستان میں امریکی سفیر والٹر پی میکناگھی نے کل منگلا بند کا معائنہ کیا امریکی سفیر مغربی پاکستان کے دارالحکومت کے پانچ روزہ دورہ پر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ منگلا ڈیم کا معائنہ کرنے سے قبل مسٹر میکناگھی نے بلوکی اور سیم وتھور سے متاثرہ علاقوں پر پرواز کی۔

اہل اسلام
کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

"صوبائی وزارت پندرہ جون تک قائم ہو جائے گی"

"وزرا کی تعداد چھ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے" (ملک امیر محمد خان)

کراچی ۱۱ر مئی۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خان نے کل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ صوبائی وزارت کی تشکیل زیادہ سے زیادہ ۱۵ر جون تک مکمل ہو جائے گی۔ آپ نے وزیروں کی تعداد کے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں ۱۴ر مئی کو راولپنڈی میں صدر ایوب سے ملاقات کروں گا۔ اور مرکزی حکومت سے اس مسئلہ پر صلاح و مشورے کے بعد وزیروں کی تعداد کے بارے میں قطعی فیصلہ کیا جا سکے گا۔ گورنر نے اظہار رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا میرے اندازہ کے مطابق وزیروں کی تعداد چھ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ مزید برآں بعض محکموں کا انتظام گورنر کی تحویل میں ہوگا۔ ملک امیر محمد خان نے کہا کہ نئے آئین کے تحت گورنر ہی عملاً صوبہ کا وزیر اعلیٰ ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ میں نے وزارت قانون کے لئے ابھی تک کسی شخص کو منتخب نہیں کیا۔ آپ نے کہا کہ خزانہ کی طرح قانون کا محکمہ بھی ٹیکنیکل نوعیت کا ہے لیکن ایسی حالت میں جبکہ قانونی امور کے ماہر کافی تعداد میں منتخب ہو چکے ہیں۔ یہ عہدہ کسی بیرونی ماہر کے سپرد کرنا ارکان اسمبلی سے ناانصافی کے مترادف ہوگا۔ آپ نے کہا کہ مغربی پاکستان اسمبلی کے ارکان کی مکمل فہرست ابھی مجھے موصول نہیں ہوئی۔ اس لئے میں صوبائی وزراء کا انتخاب نہیں کر سکا۔ انہوں نے کہا کہ مئی کے آخری ہفتہ میں جب پانچ خاتون ممبروں کے انتخاب کے لئے صوبائی اسمبلی کے ارکان لاہور میں جمع ہوں گے تو مجھے ان سے ملاقات اور تعارف کا موقعہ ملے گا۔

آپ نے کہا کہ وزارت خزانہ کا قلمدان اسی لئے سید یعقوب شاہ کے سپرد کرنا پڑا کہ اس شعبہ کا کوئی ماہر اسمبلی کا ممبر منتخب نہیں ہوا تھا۔ آپ نے کہا کہ مغربی پاکستان کے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے موجودہ سیکرٹری مسٹر اے جی این قاضی عنقریب ملک سے باہر جانے والے ہیں۔ انہوں نے مسٹر قاضی کی صلاحیت اور قابلیت کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا مغربی پاکستان اسمبلی کا اجلاس بلانے کی ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔

ملک امیر محمد خان نے بتایا کہ کراچی کے قریب حب ندی پر بند کی تعمیر کا منصوبہ ترک نہیں کیا گیا۔ آپ نے کہا کہ حب ندی کے علاوہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں بھی دو بندوں اگل کچھ اور ٹانڈا ڈیم کی تعمیر سرمایہ کی کمی کے باعث رکی ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ صدر پاکستان ان منصوبوں کی تکمیل میں ذاتی دلچسپی لیتے ہیں انہوں نے مجھے اور منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر ممتاز حسن سے کہا کہ ان منصوبوں کے لئے سرمایہ کی فراہمی کا انتظام کیا جائے۔ صوبائی حکومت نے اس مقصد کے لئے سابق پنجاب کے بعض علاقوں میں زمینیں فروخت کرنی شروع کر دی ہیں۔ [illegible]

کا خرچ مرکزی حکومت فراہم کرے گی۔ آپ نے کہا کہ حب اور مالیر دریاؤں پر پلوں کی تعمیر کی سکیمیں بھی مکمل کی جائیں گی۔ لیکن انہوں نے کہا کہ پلوں کی تعمیر پر بہت زیادہ روپیہ خرچ آتا ہے اس لئے حکومت کا ارادہ ہے کہ پلوں کی تعمیر کے بعد ٹول ٹیکس [illegible]

قومی اسمبلی کے فیصلے تک سیاسی جماعتیں بنانے کی ممانعت

سابق سیاسی جماعتوں کا نام استعمال کرنے کی اجازت بھی نہیں ہوگی

راولپنڈی ۱۱ر مئی۔ صدر ایوب نے سیاسی تنظیموں کی بے قاعدہ سرگرمیوں پر پابندی کا آرڈیننس نافذ کیا ہے۔ نئے آرڈیننس میں کہا گیا ہے کہ جب تک قومی اسمبلی عام اور مکمل بحث کے بعد اس مسئلہ کا مکمل جائزہ نہ لے لے اس وقت تک سیاسی مقاصد کی خاطر تنظیمیں قائم کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

اس آرڈیننس کو سیاسی پارٹیوں کی بے قاعدہ سرگرمیوں کا آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۲ء کہا جائے گا۔ اور اس کا نفاذ فوری طور پر ہوگا۔ اس آرڈیننس کے تحت افراد یا کسی انجمن کو سابق سیاسی پارٹیوں کے نام استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس پابندی کا مقصد یہ ہے کہ جب تک قومی اسمبلی سیاسی تنظیموں کے سوال کا پوری طرح جائزہ لینے کے بعد اس امر کی قانوناً منظوری نہ دیدے اس وقت تک سیاسی پارٹیاں قائم کرنے کی ممانعت ہوگی اس کے علاوہ سیاسی مقاصد کی خاطر چندے جمع کرنے یا جائیداد حاصل کرنے کی اجازت بھی نہیں ہوگی۔ آرڈیننس کے تحت مندرجہ ذیل سیاسی پارٹیوں کے نام استعمال کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ (۱) عوامی لیگ (۲) کمیونسٹ پارٹی (۳) جماعت اسلامی پارٹی۔ (۴) کرشک سرامک پارٹی (۵) مسلم لیگ (۶) نیشنل عوامی لیگ (۷) نیشنل عوامی پارٹی (۸) نظام اسلام پارٹی (۹) ری پبلکن پارٹی

آرڈیننس کے تحت حکومت کو اس بات کا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ متذکرہ پارٹیوں کی فہرست میں اضافہ یا ترمیم کر دے اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کو ایک سال قید محض یا قید بامشقت اور جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکیں گی۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

خانہ کعبہ کے لئے مصری غلاف قبول کرنے سے انکار

خرچ کی رقم واپس ملنے پر دوسرے ملکوں کی طرح ٹیکس ختم کر دیا جائے۔

جدہ ۱۱ر مئی۔ شاہ سعود کی حکومت نے خانہ کعبہ کے لئے مصری حکومت کا غلاف قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ سعودی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ کئی برسوں سے مصری حکومت کی طرف سے آنے والا تحفہ خانہ کعبہ کے شایان شان نہیں ہوتا تھا اس لئے سعودی حکومت نے اس سال یہ تحفہ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ مصر سے خانہ کعبہ کے لئے سیاہ ریشم کا غلاف مصر کے مذہبی امور کے محکمہ کی نگرانی میں تیار کرانے کے بعد ہر سال مکہ معظمہ بھیجا جاتا اور حج کے موقعہ پر خانہ کعبہ کو غسل دینے کے بعد نیا غلاف چڑھا دیا جاتا تھا۔

آج جب مصر سے غلاف لیکر جدہ پہنچنے والا مصری جہاز جدہ پہنچا تو جہاز کے کپتان کو بتایا گیا کہ سعودی حکام نے خانہ کعبہ کا غلاف بندرگاہ میں اتارنے کی ممانعت کر دی ہے۔ سعودی حکام نے مصری جہاز کے کپتان سے کہا کہ اگر اس نے اس ہدایت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غلاف اتارنے کی کوشش کی تو اسے زبردستی روک دیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ مصر کے اس سمندری جہاز میں گیارہ سو زائرین بھی سوار تھے جو حج کی غرض سے آئے تھے جب مصری جہاز کے کپتان کو سعودی حکام کے اس فیصلہ کی اطلاع دی گئی تو مصری زائرین نے بھی جدہ اترنے سے انکار کر دیا اور یہ سمندری جہاز مصری زائرین سمیت جدہ سے واپس روانہ ہو گیا۔

مکتبہ تیسیرنا القرآن کی مطبوعات ملنے کا پتہ

لاہور۔ شیخ محمد حسین صاحب تاجر کتب کشمیری بازار
کراچی۔ عباس بکڈپو جونا مارکیٹ
گوجرانوالہ۔ مدینہ کتاب گھر اردو بازار
لاڑکانہ شیخ عنایت اللہ اینڈ سنز
دادو (سندھ) کتب خانہ روشن اسلام

مکتبہ تیسیرنا القرآن

مثلی

پہاڑ کے چکروں۔ مختلف بیماریوں اور وضع حمل کی متلی میں ایک اعلیٰ مقام پیدا کر رہی ہے۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچاس پیسے
تیار کردہ:۔ شفاء ہومیو لیبارٹریز ربوہ

بواسیر اکسیر

بواسیر کا سستا۔ آسان اور بغیر اپریشن علاج صرف ایک ہفتہ میں
• قیمت مکمل کورس صرف پانچ روپیہ
• علاوہ محصولڈاک
اعظم انڈسٹریز چیچہ وطنی

ضرورت ضرورت ضرورت

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کو ایماندار اور حساب کو سمجھنے والے خزانچیوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ -/۲۰۰ روپیہ ہوگی ایسے اصحاب درخواستیں دیں جو -/۵۰۰ نقد زرضمانت و -/۵۰۰۰ کی شخصی ضمانت دے سکیں۔

کام لاہور، سرگودہا، لائلپور کرنا ہوگا۔ خواہشمند اصحاب اپنی درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق سے بھیج سکتے ہیں۔ ٹرانسپورٹ کے کام کا تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

(جنرل منیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی)